www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

درج کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک مادہ حلّ ہے۔ اس کی تفصیل آپ کو اس فہرست میں اس طرح لکھی ہوئی ملے گی۔

حَلَّ۔ اترنا۔ کھولنا (احرام کھولنا (۵/۲)

اَحَلَّ۔ اتارنا۔ کھولنا (حلال کرنا (۵/۴) حَلِیْلَۃ بیوی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حَلّ کا لفظ اترنا اور کھولنا کے تحت تو اس کتاب میں زیر بحث آیا ہے مگر احرام کھولنا کے عنوان کے تحت نہیں آیا۔ جبکہ یہ قرآن کی پانچویں سورۃ (المائدۃ) کی دوسری آیت میں ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور اَحَلّ اتارنا اور کھولنا کے زیر بحث آیا ہے حالانکہ اس کا ایک معنی حلال کرنا بھی ہے جو پانچویں سورہ (المائدۃ) کی چوتھی آیت میں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس سے مادہ مشتق اسم حلیلۃ بھی ہے جو بیوی کے تحت آیا ہے۔ نیز یہ کہ ان کے علاوہ اس مادہ سے مشتق کوئی دوسرا اسم یا فعل (ابواب مزید فیہ وغیرہ کا) قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔

۴۔ جو الفاظ ضمیمہ جات میں استعمال ہوئے ہیں اُن کے آگے ضمیمہ کا نمبر اور اس کے ذیلی عنوان کا نمبر بھی بریکٹوں میں دے دیا گیا ہے۔ مثلاً مادہ ذئب کے آگے یوں لکھا ہے (ذئب بھیڑیا ض ۲/۱) بریکٹوں میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ اصل کتاب میں زیر بحث نہیں آیا۔ اس کی تشریح آپ کو ضمیمہ ۲ (اسمائے نکرہ) کے ذیلی عنوان ۱ (جانور) کے تحت ملے گی۔

اسی طرح ایک مادہ فرش ہے۔ اس کے آگے یوں لکھا ہے:

فَرَشَ بچھانا۔ فَرَاش بچھونا (فِرَاش پتنگے ض ۲/۱، ۵/۵) جس کا مطلب یہ ہے کہ:

ا۔ مادہ فرش سے ان تین الفاظ سے علاوہ کوئی لفظ قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ پہلا لفظ فعل (ثلاثی مجرد) ہے اور باقی دونوں اسم۔

ب۔ فَرَشَ اور فَرَاش تو مذکورہ عنوانات کے تحت زیر بحث آ گئے ہیں مگر فِرَاش کا لفظ آپ کو ضمیمہ جات میں دو مقامات پر ملے گا۔ ایک ضمیمہ ۲ (اسمائے نکرہ) کے ذیلی عنوان ۱ (جانور) میں اور دوسرے ضمیمہ ۵ (متفرقات) کے ذیلی عنوان ۵ (ف کلمہ میں حرکت کی تبدیلی سے عجیب فرق) میں ملے گا۔

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
	الف	ابی	اَبِی۔ انکار کرنا		(اَثَّمَ۔ تاثیمًا گناہ میں ڈالنا
ا	ءَ کیا	اتی	اَتَی۔ آنا اٰتَی پ لانا		(۵۲/۲۴)
ابّ	اَبٌّ، چارہ۔		اٰتٰی دینا	اجّ	اُجَاج۔ پانی کی اقسام۔ کڑوا
ابد	اَبَدٌ، ہمیشہ (کبھی)	اثّ	اَثَاث۔ سامان		یاجوج۔ ماجوج (ض ۱/۹)
ابق	اَبَقَ بھاگنا	اثر	اَثَر قدم۔ نشانی	اجر	اَجْر بدلہ۔ حق مہر (مزدوری)
ابل	اِبِل۔ اونٹ ابابیل		(اٰثَرَ۔ ترجیح دینا (۱۲/۹۱)		(اَجَرَ مزدوری کرنا (۲۸/۲۶) استاجر
	جماعت (جانوروں کی)۔	اثل	اَثْل درخت		مزدوری پر رکھنا (۲۸/۲۶)
ابو	اَبْ باپ	اثم	اِثْم گناہ۔ اَثِم اور اثیم گنہگار	اجل	اَجَل مدت۔ وقت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: اعمال کے نتیجہ پر اختیار نہ رہنے کی وجہ سے اعمال نامہ کو طائر، لکھے ہونے کی وجہ سے کتاب، محاسبہ کی بنیاد ہونے کی وجہ سے قِطّ اور بڑے بڑے صفحات میں لکھا ہونے کی وجہ سے صُحُف کہا گیا ہے۔

۲۵۔ افسوس

کے لیے وَیۡل، لَیۡتَ، اَسَفٰی اور آسٰی (اسی) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ وَیۡل، کلمۂ وعید ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے بددعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور وَیۡلُ (اسم) بمعنی شر و برائی کا نزول۔ ہلاکت، بہت سخت مصیبت (منجد) اور تَوَایَل بمعنی ایک دوسرے کو بددعا دینا (منجد) ویل کا لفظ بُرے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور حسرت کے موقع پر بولا جاتا ہے (م۔ل) اور جب انسان کسی مصیبت یا پریشانی میں گرفتار ہو تو اس کلمہ سے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

اب اس کی مثالیں دیکھیے:

(۱) مصیبت میں: (۱) قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا (۳۶/۵۲) — کہیں گے۔ اے ہائے! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے جگا دیا؟

(۲) وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ (۷۷/۱۵) — اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔

(۲) پریشانی میں: فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَہٗ کَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَۃَ اَخِیۡہِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا الۡغُرَابِ (۵/۳۱) — اب خدا نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا، تاکہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیونکر چھپائے کہنے لگا اے ہے۔ مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوّے کے برابر ہوتا۔

۲۔ لَیۡتَ، حرف تمنّیٰ مشبہ بہ فعل ہے اور گذشتہ کوتاہی پر اظہار تاسف کے لیے آتا ہے (مف) بمعنی اے کاش کہ کاش کہ۔ افسوس اور ایسی آرزو کے لیے آتا ہے جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے لَیۡتَ الشَّبَابُ عَائِدًا ___ کاش جوانی لوٹ آتی۔ ارشاد باری ہے:

وَیَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا۔ (۷۸/۴۰) — اور (قیامت کے دن) کافر کہے گا۔ اے کاش! میں مٹی ہو چکا ہوتا۔

۳۔ اَسَفٰی، افسوس اور غم کے ملے جلے جذبات کو کہتے ہیں۔ غصہ جب کسی کمزور شخص پر آتے تو وہ غیظ و غضب کی شکل اختیار کرتا ہے اور جب اپنے سے طاقتور پر غصہ آئے تو وہ منقبض ہو کر حزن اور افسوس بن جاتا ہے (مف فل ۱۷۰) قرآن میں ہے:

وَقَالَ یٰۤاَسَفٰی عَلٰی یُوۡسُفَ وَابۡیَضَّتۡ عَیۡنٰہُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَہُوَ کَظِیۡمٌ (۱۲/۸۴) — اور (یعقوبؑ) نے کہا ہائے افسوس! یوسف (ہائے افسوس) اور غم سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور اس کا دل غم سے بھرا ہوا تھا۔

۴۔ آسٰی: جو موقعہ غفلت یا کوتاہی کی وجہ سے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس اور غم کا اظہار کرنا (ف ل ۱۷۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (۱۸/۱۰۴)
وُہ لوگ جن کی سعی دنیا میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ وُہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

نیز فرمایا:

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ (۱۰۵/۲)
کیا ان کا داؤ غلط نہیں کیا۔ یعنی ان کی تدبیر رائیگاں ہوگئی۔

اور یہ بے راہروی قصداً بھی ہو سکتی ہے اور اضطراراً بھی۔ اگر اضطراراً یعنی ترکِ ضبط وجہ ہو تو اس کے معنی بھولنا ہوں گے یعنی کسی بات یا واقعہ یا اس کا کچھ حصہ بھول جانا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى (۲/۲۸۲)
اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دُوسری اسے یاد دلا دے۔

اس لحاظ سے ضلال یا ضلالة کی ضد حق بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (۱۰/۳۲)
اور حق بات ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟

اور ہدایت بھی جیسے فرمایا:

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (۹۳/۷)
اور آپ کو رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا۔

۲۔ غَوٰی کے معنی کسی کام میں لاعلمی کی بنا پر غلط کام میں پھنس جانا (م۔ل) اور پھر راہِ راست سے ناامید ہو جانا ہے (م۔ل) اور اس کا استعمال صرف دینی معاملات میں ہوتا ہے۔ (فق ل ۱۷۱)

ارشادِ باری ہے:

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (۲۰/۱۲۱)
آدمؑ نے اپنے پروردگار کے (حکم کے) خلاف کیا تو وُہ (اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔

اور غیّ (معہ) کی ضد رُشد ہے۔ بمعنی سیدھی راہ پر گامزن ہو جانا اور نیک چلن اختیار کرنا۔ اور رشید بمعنی ہدایت یافتہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (۲/۲۵۶)
ہدایت صاف طور پر ظاہر (اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔

نیز ارشادِ باری ہے:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (۵۳/۲)
تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت

تابعداری کرنا ـــ کیلیے دیکھیے" اطاعت کرنا ـــ تابع کرنا کیلیے دیکھیے "مسخر کرنا"

ا ـــ تارا ـــ (اقسام)

کے لیے نَجْم[1] اور کوکب[2] کے الفاظ آئے ہیں:

۱- نَجْم: بنیادی طور پر دو معنوں میں آتا ہے۔ (۱) بے تنہ نباتات۔ جڑی بوٹیاں اور جھاڑ جھنکار (۲) ستارے جو طلوع و غروب ہوتے ہیں۔ اور اس کی جمع نجوم آتی ہے۔ اور نجم بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (١٦/١٦) اور لوگ ستاروں سے رستے معلوم کرتے ہیں۔

۲- كَوَاكِب: کوکبۃ ایک بڑے ستارے کا نام (منجد) اور کوکب ہر بڑے تارے کو کہتے ہیں خواہ وہ ستارہ ہو یا سیارہ (ف-ل) اور اس کی جمع كَوَاكِب ہے۔ اور کوکب الحدید بمعنی لوہے کا چمکنا دمکنا۔ چم چم کرنا (منجد) ہے۔ گویا کوکب ہر اس تارے کو کہتے ہیں جو بڑا بھی ہو اور تابناک بھی۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ (٣٧/٦) بیشک ہم ہی نے آسمانِ دُنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔

قرآن کریم میں مندرجہ ذیل ستاروں کا ذکر آیا ہے:

(۱) شِعْرٰی: ایک چمکدار ستارے کا نام جو سخت گرمی کے موسم میں طلوع ہوتا ہے (مف) ایامِ جاہلیت میں اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ (مزید تفصیل حن (ط) "معبودانِ باطل" میں دیکھیے) اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے فرمایا کہ:

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى (٥٣/٤٩) اور یہ کہ وہی (اللہ) شعرٰی کا مالک ہے۔

(۲) خُنَّس: خَنَسَ بمعنی پیچھے ہٹنا اور سکڑ جانا (منجد) سیدھا چلتے چلتے ایک قدم پیچھے ہٹ جانا (مف) آنکھ بچا کر یا چوری چھپے پیچھے ہٹ جانا (م-ل) خَانِس کے معنی پیچھے ہٹنے والا اور خُنَّس اس کی جمع ہے۔ گویا خُنَّس وہ سیارے ہیں جو سیدھے چلتے چلتے الٹی چال چلنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھت ڈالنا۔ اور انگور کی بیل ٹٹی پر چڑھانا وغیرہ ہیں۔ اور عرش کے بنیادی طور پر دو معنی ہیں (۱) تختِ شاہی (۲) چھت میں استعمال ہونے والی لکڑیاں (منجد) پھر یہ لفظ کمرہ کی چھت۔ خیمہ، سائبان اور ہر وہ شے جو سایہ کرے، کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے (م۔ل) قرآن میں یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چھت اور اس کی لکڑیوں کے لیے یہ مثال ملاحظہ فرمائیے:

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا (۲/۲۵۹) — یا اس شخص (عزیرؑ) کی طرح جو ایک ایسی بستی پر سے گزرے جو اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔

اور تخت کی مثال تخت میں دیکھیے۔

۲۔ سَقْف: چھت کا اندرونی حصہ جو کمرہ کے اندر سے نظر آتا ہے (CEILING) یا آسمانِ خانہ (م ل)
جمع سُقُف قرآن میں ہے:

فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ (۱۶/۲۶) — پھر اُن پر اوپر سے چھت آ گری۔

۳۔ بِنَاء: بمعنی تعمیر، کوئی تعمیر شدہ عمارت اور عمارت کے ہر حصہ کو بھی بناء کہہ سکتے ہیں خواہ وہ بنیاد ہو یا دیوار ہو یا چھت ہو یا پوری عمارت ہو۔ اور جب فرش کے مقابلہ پر بناء کا لفظ استعمال ہو تو اس کا معنی چھت ہی ہو گا کیونکہ بناء کا لفظ کسی تعمیر کی بلندی پر بھی دلالت کرتا ہے (م ل) قرآن میں ہے:

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً (۲/۲۲) — وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا۔

ماحصل: (۱) عَرْش، پوری چھت کو بھی اور اس کی لکڑیوں کو بھی کہتے ہیں۔ (۲) سَقْف: چھت کا اندرونی حصہ اور (۳) بِنَاء: فرش کے مقابلہ پر چھت کے معنوں میں مخصوص ہو جاتا ہے۔

۲۶۔ چھوڑنا

کے لیے ترک، ھجر، عطّل، خلّی (خلو) یذر (وذر)، دَعْ اور غادر (غدر) کے الفاظ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ ترک: یہ لفظ عام ہے۔ یعنی کسی چیز کو چھوڑنا، ارادتاً ہو یا بلا ارادہ۔ اختیاری ہو یا اضطراری (مف)۔ ہر مقام پر اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔ قرآن میں ہے:

إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (۲/۱۸۰) — اگر (کوئی شخص مرتے وقت) مال چھوڑے گا تو والدین اور اقرباء کے لیے وصیت ہے۔

یہ صورت اضطراری ہوئی۔ اب اختیاری یا ارادتاً کی مثال دیکھیے:

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا (۱۲/۱۷) — اور ہم یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے۔

۲۔ ھَجَر: ایک انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں سے تعلقات منقطع کرنے کے لیے آتا ہے (م ل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(موجود) ہے۔

اب دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس "ہدایت کے رستہ" کے لیے قرآن کریم میں طریق، صراط اور سبیل تینوں لفظ استعمال فرمائے ہیں۔ یہ طریق اس لحاظ سے ہے کہ طریق کا لفظ عام ہے، جو ہر راستہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ صراط اس لحاظ سے ہے کہ اوامر و نواہی کی حدود و قیود میں گھرا ہوا ہے۔ اور سبیل اس لحاظ سے ہے کہ جو شخص عزم کے ساتھ اس رستے پر چل کھڑا ہوتا ہے تو شریعت نے اس کے لیے ہر طرح کی آسانیوں کو ملحوظ رکھا ہے اور اس پر چلنے والے افراد کی تعداد بھی کافی ہے۔

۴۔ فجّ: فَجْوَۃٌ دو پہاڑوں کے درمیان کشادگی کو اور فَجْوَۃ دو پہاڑوں کے درمیان کے میدان کو اور فجّ اس کھلے راستے کو کہتے ہیں جو اس میدان میں سے گزر کر ان دونوں پہاڑوں کو ملاتا ہے (فجّ کی جمع فِجاج (۳۱/۲۱) ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۲۲/۲۷)	اور لوگوں میں حج کے لیے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر چلے آئیں۔

۵۔ اِمَام: امام بمعنی (۱) پیشوا اور (۲) بمعنی شاہراہ۔ بڑی اور کھلی سڑک (منجد) قرآن میں ہے:

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ (۱۵/۷۹)	سو ہم نے ان سے بدلہ لے لیا اور وہ دونوں بستیاں بڑی شاہراہ پر واقع ہیں۔

۶۔ نجد: بمعنی (۱) گھاٹی اور (۲) بمعنی وہ راستہ جو اوپر بلندی کی طرف چڑھتا ہے یا اوپر سے نیچے آتا ہے (فل ۲۶۹) ارشادِ باری ہے:

وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (۹۰/۱۰)	اور انسان کو دونوں رستے دکھا دیئے مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا۔

۷۔ ھُدًی: (ضد ضلالۃ) راہنمائی اور راہ۔ اگر کسی بھولے بھٹکے انسان کو صحیح راہ مل جائے تو اسے ھُدًی کہا جائے گا۔ قرآن میں ہے:

اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى (۲۰/۱۰)	میں نے آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید اس میں سے تمہارے پاس انگاری لاؤں یا اس آگ کے مقام (پر بیٹھے لوگوں) سے راہ معلوم کر سکوں۔

۸۔ سبب (ج اسباب) بمعنی ذریعہ۔ رسی۔ راستہ (منجد) راستہ اور اسے طے کرنے کے وسائل۔ سامانِ سفر (مف) قرآن میں ہے:

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا (۱۸/۸۹)	پھر ذوالقرنین نے ایک اور سامان (سفر کا) کیا۔
وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا	اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لیے ایک محل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) خُضُوع: تذلل کی حد تک عاجزی۔
(۴) تَضَرُّع: خشوع اور خضوع دونوں کا مجموعہ۔ دل کی نرمی اور تذلل کہ انسان گڑگڑانے لگے۔

۳ ــــــ عَالِم

کے لیے عَالِم، اَحبار اور قِسِّیسِین کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَالِم: بمعنی علم رکھنے والا۔ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھنے والا۔ معروف لفظ ہے اور اس کا استعمال عام ہے (ج علماء) عَلّام اور عَلِیم مبالغے کے صیغے ہیں۔ عَلّام بمعنی بہت زیادہ علم رکھنے والا۔ اور عَلِیم بمعنی ہر ایک چیز کو جاننے والا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (۳۵/۲۸) — اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔

۲۔ اَحبار: (واحد حِبر اور حَبر) حِبر بمعنی سیاہی بھی اور لکھی ہوئی تحریر بھی جس سے لکھا جائے وُہ بھی حِبر (دوات، سیاہی، قلم وغیرہ) ہے اور جو کچھ لکھا جائے وُہ بھی حِبر ہے۔ اور حِبر اور حَبر لکھنے والے کو بھی کہتے ہیں اور پڑھنے والے کو بھی۔ اور اَحبار بھی لکھنے پڑھنے والے یا لکھے پڑھے لوگ (م۔ل) اور اَحبار کا اطلاق قرآن میں یہود و نصاریٰ دونوں کے لکھے پڑھے لوگوں پر ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَہُمۡ وَ رُہۡبَانَہُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ (۹/۳۱) — یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا۔

۳۔ قِسِّیسِین: قَسَّ الشَّیئَ بمعنی کسی چیز کی جستجو اور طلب کرنا۔ اور قَسِّیسَۃ بمعنی راہب ہونا پادری بن جانا (منجد) قِسِّیسِین قس کی جمع ہے۔ بمعنی عیسائیوں کے مدرس۔ پادری حضرات۔ قس کا درجہ اسقف اور شماس کے درمیان ہوتا ہے (منجد) قرآن میں ہے:

وَ لَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَہُمۡ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنۡہُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُہۡبَانًا (۵/۸۲) — اور آپ دوستی کے لحاظ سے مومنوں کے قریب ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم بھی ہیں اور مشائخ بھی۔

ماحصل: (۱) عَالِم: جاننے والا۔ علم رکھنے والا۔ عام ہے۔ خواہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو۔
(۲) اَحبار: لکھے پڑھے اور اہل قلم حضرات۔
(۳) قِسِّیسِین: عیسائیوں کے مدرس اور معلم۔

۴ ــــــ عبادت گاہیں

کے لیے صَوَامِع، بِیَع، صَلَوٰت اور مَسَاجِد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸- صَبَّ (الماء) بمعنی اُوپر سے ایک ہی دفعہ پانی انڈیلنا یا گرانا ہے۔ (مف۔ فق ل ۲۵۰) اور صَبَّ عَلَیْہِ الْبَلَاءَ بمعنی اس پر مصیبت نازل کی (منجد) ارشادِ باری ہے ؛

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا (۸۰/۲۵) — تو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے بیشک ہم ہی نے پانی برسایا ہے۔

۱۹- سَکَبَ : سکب الماء بمعنی پانی کا گرانا اور گرنا۔ اور اسکب بمعنی لگاتار بارش۔ اور الاسکوب بمعنی لگاتار جھڑی۔ اور مَآءٍ مَّسْکُوْبٍ بمعنی جَارٍ دَائِمًا (ہمیشہ بہنے والا پانی (م۔ق) گویا سکب میں پانی وغیرہ کا اُوپر سے گرنا۔ بہنا۔ اور تسلسل یا دوام تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ ارشادِ باری ہے ؛

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ (۵۶/۳۱) — اور لمبا سایہ اور پانی بہتا ہوا۔

ماحصل :

(۱) سقط : اُوپر سے کوئی چیز گرنا۔ عام ہے۔

(۲) خَرَّ : اضطراب اور آواز کے ساتھ کسی چیز کا گرنا۔

(۳) ھدم : عمارت یا دیوار یا تعمیر کا گرنا۔

(۴) ھدّ : عمارت یا دیوار یا تعمیر کا دھڑام سے گرنا۔

(۵) انقض : دیوار یا عمارت کا پھٹ جانا اور گرنا یا گرنے کے قریب ہونا۔

(۶) ھَبَطَ : اضطرار یا تکلیف سے گرنا۔ اُترنا۔ نکلنا۔

(۷) وَقَعَ : کسی چیز کے گرنے میں کراہت اور سختی بھی ہونا۔

(۸) ھَار : کسی چیز کے کچھ حصے کا دوسرے پر گرنا۔

(۹) ھَوٰی : آسمان یا بہت بلندی سے گرنا۔

(۱۰) خوی : دو چیزوں کے درمیان خلا سے گرنا۔

(۱۱) وجب : دھڑام سے گر کر مرنا۔ یا مرتے مرتے دھڑام سے گرنا

(۱۲) ردی : کسی گڑھے میں گر کر ہلاکت کو پہنچنا۔

(۱۳) صرع : پچھاڑنا اور پچھڑنا جیسے کشتی میں یا موت یا مرض سے

(۱۴) تل : ماتھے کے بل گرانا۔

(۱۵) تعس : ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گرنا۔

(۱۶) ادّٰرك : تھک ہار کر اور عاجز ہو کر گر پڑنا۔

(۱۷) انھمر : پانی کا گرنا اور بہنا۔

(۱۸) صَبّ : پانی کا گرانا یا انڈیلنا اور بہنا (یکبارگی بہنا)

(۱۹) سَکَبَ : پانی کا لگاتار گرنا اور بہتے جانا۔

www.KitaboSunnat.com

۸۔۔۔ گروی رکھنا

کے لیے رَھَنَ اور اَبْسَلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَھَنَ : بمعنی قرض وغیرہ کے عوض مقروض کا قرضخواہ کے پاس کوئی چیز ضمانت کے طور پر رکھنا۔ گروی رکھنا اور رَاھِن بمعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔ عام ہے۔ خواہ بے جان ہو یا جاندار۔ اور رِھَانٌ مقابلہ میں شرط کے طور پر رکھی ہوئی چیز کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرضہ یا عام حالات کے تحت رکھی ہوئی چیز کو بھی (مف) ارشادِ باری ہے ؛

وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ (۲/۲۸۳) — اور اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز لکھنے کے لیے) کاتب نہ مل سکے تو رہن با قبضہ رکھ کر (قرض لے لو)

جس طرح یہ لفظ مادی طور پر استعمال ہوتا ہے معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (۹/۲۸)
اے ایمان والو! یہ مشرک لوگ ناپاک ہیں۔ سو یہ لوگ اس سالِ رواں کے بعد مسجدِ حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔

ماحصل:
(۱) رِجْسٌ، شریعت کی بتلائی ہوئی ناجائز چیزیں
(۲) خَبِیْث، ردّی اور گندی چیزیں۔ اور ایسے لوگ جن کی طبیعت فحاشی کی جانب مائل ہو۔
(۳) نَجَس، کفر و شرک کے عقائد میں ملوث لوگ جن کا مرض لاعلاج ہو چکا ہو۔ اور وہ چیزیں جن کی نجاست صریح طور پر شریعت نے بتلا دی ہے۔

۳ ـــــ ناپسندیدہ

کے لیے مکروہ، اِدّ، مُنکر، اِمر، مذموم اور مذءوم اور اُفّ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ مکروہ، کَرِہَ بمعنی کسی چیز کو ناپسند کرنا۔ اور مکروہ بمعنی ہر وہ بات جو سلیم طبیعت کو ناگوار ہو اور طبیعت اس سے بیزار ہو (غیر مقبول) ارشادِ باری ہے:

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ (۴۹/۱۲)
کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ یقیناً تم اس سے کراہت کرو گے!

پھر کچھ باتیں ایسی ہیں جو بظاہر قابلِ نفرت معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقتاً وہ مبنی بر مصلحت ہوتی ہیں۔ ایسی باتوں کی نشاندہی شریعت نے کر دی ہے جیسے فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲/۲۱۶)
تم پر قتال (فی سبیل اللہ) فرض کیا گیا جو تمہیں ناگوار ہے کچھ عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بُری لگے مگر وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔

گویا مکروہ وہ چیز ہے جو عقل اور شریعت دونوں کی رُو سے ناپسندیدہ ہو۔ (مف) قرآن میں ہے:

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا (۱۷/۳۸)
ان سب (بیان کردہ عادتوں) کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسندیدہ ہے۔

۲۔ اِدّ، بمعنی نہایت ہی ناپسندیدہ بات جس سے ہنگامہ برپا ہو جائے۔ اور اَدِید بمعنی شور، ہنگامہ (مف) اور اِدّ الامر بمعنی کام کا بوجھل اور دشوار ہونا۔ اَدِید بمعنی شور اور اِدّ بمعنی مصیبت ہولناک واقعہ۔ دشوار کام (منجد) یعنی ایسی ناپسندیدہ بات جو ہنگامہ خیز ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا (۱۹/۸۸-۸۹)
اور کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے یہ تو تم بہت ہی بُری بات (زبان پر) لاتے ہو۔

۳۔ منکر، ہر انوکھی، اجنبھا بات (انکار کی ضد عرفان اور منکر کی ضد معروف ہے) یعنی منکر ہر وہ بات ہے جسے معاشرہ قبیح خیال کرتا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہ ۱۱	اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	۱۲/۴	گیارہ ستارے	اسی ۸۰	ثَمَانِیْنَ جَلْدَۃً	۲۴/۴	اسی درّے
بارہ ۱۲	اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا	۹/۳۶	بارہ مہینے	ننانوے ۹۹	تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً	۳۸/۲۳	ننانوے دنبیاں
	اِثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا	۲/۶۰	بارہ چشمے	سو ۱۰۰	مِائَۃَ جَلْدَۃٍ	۲۴/۲	سو درّے
انیس ۱۹	عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرَ	۷۴/۳۰	جہنم پر ۱۹ فرشتے مقرر ہیں	دو سو ۲۰۰	یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ	۸/۶۵	دو سو پر غالب آئیں گے
بیس ۲۰	عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ	۸/۶۵	بیس صابر (مرد)	تین سو ۳۰۰	ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ	۱۸/۲۵	تین سو سال
تیس ۳۰	ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا	۴۶/۱۵	تیس مہینے	ہزار ۱۰۰۰	مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ	۹۷/۳	ہزار مہینوں سے
چالیس ۴۰	اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً	۷/۱۴۲	چالیس راتیں	ہزاروں	وَھُمْ اُلُوْفٌ	۲/۲۴۳	اور وُہ ہزاروں کی تعداد میں تھے
پچاس ۵۰	خَمْسِیْنَ عَامًا	۲۹/۱۴	پچاس برس	تین ہزار ۳۰۰۰	بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ	۳/۱۲۴	تین ہزار سے
ساٹھ ۶۰	سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا	۵۸/۴	ساٹھ مسکین	پانچ ہزار ۵۰۰۰	بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ	۳/۱۲۵	پانچ ہزار سے
ستّر ۷۰	سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا	۶۹/۳۲	ستّر ہاتھ یا گز	پچاس ہزار ۵۰۰۰۰	خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ	۷۰/۴	پچاس ہزار سال
	سَبْعِیْنَ رَجُلًا	۷/۱۵۵	ستّر آدمی	لاکھ ۱۰۰۰۰۰	مِائَۃِ اَلْفٍ	۳۷/۱۴۷	ایک لاکھ

اعداد کے متعلق مندرجہ ذیل قواعد ہیں۔

۱۔ واحد گنتی میں صرف پہلے ہندسہ یا ایک کے مقام پر آئے گا۔ مرکب اعداد میں واحد کی بجائے اَحَدَ استعمال ہوگا۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ اس کی مؤنث وَاحِدَۃٌ ہے۔ اور وَحِیْدٌ بمعنی اکیلا۔ ایک ہی۔

۲۔ اَحَدٌ کا استعمال چار طرح ہوتا ہے:

(ا) بمعنی لاثانی۔ یکتا۔ بے نظیر۔ جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱۱۲/۱)

(ب) دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے "کوئی" یا "کوئی ایک" جیسے اَحَدٌ مِّنْکُمْ (۴/۴۳) یا ان میں سے "ہر ایک" جیسے یَوَدُّ اَحَدُھُمْ (۲/۹۶) اور اس کی تثنیہ احدی آئے گی جیسے اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ (۹/۵۲) یعنی دو بھلائیوں میں سے کوئی ایک بھلائی۔

(ج) اگر نفی کے کسی لفظ کے بعد آئے تو یکسر نفی کر دیتا ہے۔ ایک کا معنی بھی نہیں دیتا۔ جیسے مَا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا (۵/۲۰) کسی کو بھی نہیں دیا۔ یا لَیْسَ فِی الدَّارِ اَحَدٌ۔ گھر میں کوئی بھی نہیں۔

(د) مرکب اعداد میں واحد کے مقام پر آتا ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ بمعنی گیارہ۔ اور اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ بمعنی اکیس (مؤنث احدی عشرۃ) گیارہ۔

۳۔ "ایک ایک" کے لیے فُرادیٰ، دو دو کے لیے مَثْنٰی پھر اس کے بعد فُعَال کے وزن پر دس تک جیسے ثُلٰث بمعنی تین تین رُبَاع بمعنی چار چار ثُمَانَ بمعنی آٹھ آٹھ وغیرہ ی نسبتی بڑھانے سے اتنی تعداد والی چیز مثلاً ثلاثی تین تین والی۔ رباعی چار چار والی اور ۃ تانیث مزید بڑھانے سے مؤنث بن جائے گا۔ جیسے رباعیۃ خماسیۃ

۴۔ ترتیبی اعداد: ایک کے لیے اوّل پھر اس کے بعد دس تک فَاعِل کے وزن پر آئیں گے۔ ثَانِی۔ دوسرا، ثَالِث۔ تیسرا، رَابِع چوتھا وغیرہ۔ ۃ تانیث لگانے سے مؤنث بن جاتے ہیں۔ جیسے ثَانِیَۃٌ۔ سَابِعَۃٌ۔

۵۔ کسری اعداد: یعنی ایک چیز کے بٹے ہوئے حصے۔ آدھا یا ½ کے لیے نصف پھر اس کے بعد فُعْلٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ